جس زمانے میں، اردو ادب میں ناول نگاری کا آغاز ہوا۔ اُن دنوں پورا ہندوستان ۱۸۵۷ء کے ہنگامے کے بعد ظہور پانے والی انتشاری اور متشدد فضا کی لپیٹ میں تھا۔ چنانچہ واقعہ غدر سے لے کر معاصر دور تک کا طاہرانہ جائزہ لیا جائے تو باور ہوتا ہے کہ سیاسی تاریخ کا یہ دور خاصا ہنگامہ خیز رہا۔ مقامی سطح پر تحریک پاکستان، بٹوارے کے بعد فسادات، ۱۹۶۵ء کی جنگ، سقوط بنگال اور عالمی سطح پر پہلی جنگ عظیم، انقلاب روس، اور دوسری جنگ عظیم جیسے ہولناک اور چشم کشا واقعات رونما ہوئے۔ پاکستان کے دیگر حالات و واقعات بھی چنداں سازگار نہ تھے۔ ایک آدرشی معاشرہ کی تشکیل کی بجائے ذاتی خود غرضیاں، منافقتیں، لوٹ کھسوٹ، جھوٹ، مکر، فریب اور لاقانونیت سماج کی شناخت قرار پائے۔ اور انتظام سلطنت میں بھی غیر آئینی اقدامات کو فروغ ہوا۔ فوج بار بار آئین سبوتاژ کر کے ملکی نظم ونسق پر قابض ہو رہی ہے، ان حالات و واقعات نے اجتماعی زندگی کو خاصا مغموم رکھا ہے۔

ایک ادیب اپنے افکار و خیالات کو الفاظ کا جامہ پہنانے کے لیے خانگی اور خارجی حقائق ہی سے مواد ترتیب دیتا ہے۔ ناول چونکہ پوری زندگی کا احاطہ کرتا ہے اس لیے اُس میں وہ سب کچھ آ جاتا ہے جس عہد میں وہ ناول تخلیق ہوا ہو۔ ویسے تاریخ ادب شاہد ہے کہ خواہ کسی عہد کا ادیب ہو وہ اپنے عصر کی ناہمواریوں سفاکیوں اور انسانیت کش قوتوں کے خلاف سپر آزما ہوا اور انسانی اقدار کی بقا و تحفظ کے حق میں آواز بلند کی۔ لٰہذا مظلومیت کے حوالے سے ناولوں کا تجزیاتی مطالعہ خاصا فکر انگیز ہے۔ یہ موضوع ادبی تناظر اور سماجی نقطہ نگاہ پر ہر دو حوالوں سے اہمیت کا حامل ہے۔ اس سے پہلے مظلومیت کے تناظر میں ناولوں کا جائزہ نہیں لیا گیا تھا۔ اس لیے ضرورت تھی کہ اس اہم موضوع پر بھی کام کیا جائے۔ میری اس موضوع سے دلچسپی کی غایت یہ بھی تھی کہ میں بچپن ہی سے گھر میں اپنی والدہ سے کربلا والوں کی مظلومیت کا بیان سنتی رہتی تھی پھر مجالس میں محمدؐ و آل محمدؐ کی تعلیمات کا بیان اور کربلا میں امام حسینؑ اور ان کے خاندان پر بیتے گئے مظالم کا ذکر ہوتا ہے یوں اس لفظ سے ذہنی مانوسیت کی وجہ سے، جب صدر شعبہ اردو نے مجھے اس موضوع پر کام کرنے کو کہا تو میں اپنی ترجیح کو چھوڑ کر فوراً اس موضوع پر کام کرنے کے لیے آمادہ ہوگئی۔

پاکستانی اُردو ناول میں مظلوم طبقوں کی عکاسی کو منضبط انداز سے بیان کرنے کے واسطے مقالہ چار ابواب اور محاکمہ میں تقسیم کیا گیا ہے۔

باب اول ''مظلومیت: تعارف، تصورات، توجیہات'' میں مظلومیت کے تعارف، لغات، تصورات، دائرۃ المعارف اور سماجی علوم کی کتب کے مطالعے سے اخذ شدہ نتائج کی روشنی میں تصریحات پیش کی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں ظلم

کے سماجی اور نفسیاتی محرکات بھی سامنے لائے گئے ہیں اور اسلامی تصورات کے تحت بھی اس موضوع کو جانچا گیا ہے۔ اسی طرح برصغیر کی تاریخ کے تناظر میں بھی ظالمانہ اقدام کا مختصر خاکہ مرتب کیا ہے۔ اسی باب میں لفظ ''طبقہ کے مختلف تصورات کی وضاحت کے بعد'' یہ واضح کیا ہے کہ اس مقالہ میں اس کا کیا مفہوم لیا گیا ہے اور اردو ناول میں مظلومیت کی مختلف اشکال بھی سامنے لانے کی سعی کی گئی ہے۔

باب دوم ''قیام پاکستان سے قبل مظلوم طبقوں کا اظہار'' میں پس منظری مطالعہ کی حیثیت سے قیام پاکستان سے قبل لکھے جانے والے ناولوں میں مظلوم طبقات کی عکاسی کا منضبط جائزہ لیا گیا ہے۔ اس باب میں وہ ناول نگار جنہوں نے مظلومیت کے پس منظر میں ناول تخلیق کیے ہیں اور وہ مختلف ناول نگار جنہوں نے مظلومیت کو پیش منظر کے طور پر اپنی تصنیفات میں جگہ دی ہے کو واضح کیا ہے اور اس باب میں اس دور میں سیاسی اور عالمی سطح کی تبدیلیوں کے پیش نظر جو نئی استحصالی اشکال بن رہی تھیں۔ انہیں بھی روشن کرنے کی سعی کی ہے اور موضوع کے لحاظ سے اہم تر ناول نگاروں کی تخلیقات کا مجمل جائزہ لینے کی کوشش کی ہے۔

باب سوم میں قیام پاکستان کے تخلیق شدہ ناولوں میں مظلوم طبقات کی عکاسی کا تفصیلی مطالعہ حوالہ قرطاس کیا ہے۔ البتہ موضوع کے تنوع کے پیش نظر ذیلی عنوانات بھی دیے ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ جاگیردارانہ وسرمایہ دارانہ نظام اور مظلوم طبقہ، ہجرت وفسادات اور مظلوم طبقہ، خواتین کی مظلومیت، مذہب اور مظلوم طبقہ اور بچوں کی مظلومیت کے ذریعے ناولوں کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس جائزے میں یہ دیکھنے کی سعی کی ہے کہ اس آزاد مملکت پاکستان میں مظلومیت کے روایتی تصورات کیا ہیں؟ اور نئے تصورات کون کون سے ہیں اور ان نئی اشکال کی کیا توجیہات ہیں۔ اسی باب کے اندر یہ بھی دیکھنے کی کوشش کی ہے کہ کون سے ناول نگار نے کس رجحان کے تحت زیادہ لکھا ہے جیسے نکات پر فوکس کیا ہے۔

باب چہارم بعنوان ''اہم ناول نگار'' میں صرف موضوع کے لحاظ سے اہم ناول نگاروں کی ناول نگاری کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس میں ایک دو باتیں پیش نظر رہیں کہ اس باب میں صرف انھی ناول نگاروں کو شامل کیا جائے جنہوں نے اپنے ناولوں میں مظلومیت کو زیادہ بیان کیا ہے اور انھوں نے ایک سے زیادہ ناول اس موضوع کے تحت لکھے ہیں۔ اخیر میں محاکمہ میں ناولوں کے مطالعے سے اخذ شدہ نتائج کو جامعیت سے قلمبند کرنے کی سعی کی ہے۔

مقالہ تحریر کرنے کے دوران تمام تحقیقی اصول وضوابط اور یونیورسٹی کی طرف سے دی گئی ہدایات پیش نظر رہیں اور ان ہدایات پر سختی سے عمل کرنے کی کوشش کی ہے۔

اخیر میں کچھ احباب کا شکریہ ادا کرنا واجب سمجھتی ہوں۔ میں اپنے مقالہ کی نگران ڈاکٹر نسیمہ رحمان صاحبہ کی